

پچھاڑنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ غریب عوام کے لیے ان پیرانہ کلیسیا کا یہ رویہ نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے کہ یہ پیشوا اپنے اپنے طبقے سے منسلک رہتے ہیں اور کسی مرطے پر بھی یہ اپنے طبقاتی اور جماعتی کردار سے روگردانی نہیں کرتے۔ ظلم تو یہ ہے کہ جو لوگ دوسرے مذاہب سے مسیحیت قبول کرتے ہیں وہ زندگی بھر غریب عوام سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور شادی بیاہل میں بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ رشتے ناطے ان لوگوں سے کریں جو اعلیٰ حسب و نسب کے حامل ہوں۔

تیسرے گروہ کے لوگ جو تعلیم، قانون اور ابلاغ عامہ کے ذرائع سے منسلک ہیں۔ ان میں کچھ درد مند لوگ بھی شامل ہیں۔ ان میں کچھ لوگ اپنے وسائل کی کم مائیگی کے باعث خاموش تماشا خانے بنے رہتے ہیں اور کچھ لوگ مقدور بھر اپنی اپنی کوششوں کو عملی جامہ پہنا کر بھیل کے ساکن پانی میں کبھی کبھی ایک کنکر پھینک کر مطمئن ہو جاتے ہیں مگر کچھ حضرات بھرپور طریقے سے اصلاح احوال کے لیے جدوجہد کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی بدولت سیاسی، سماجی، مذہبی اور طبقاتی بنیادوں پر اکثر ہنگامہ آرائی دیکھنے میں آتی رہتی ہے اور پاکستان میں ان کا دم فنیست ہے۔ ذرائع ابلاغ سے منسلک صحافی، ادیب، شاعر بھی اپنا اپنا مثبت کردار ادا کرنے میں کسی سے چھٹے نہیں ہیں مگر جب یہ حضرات بھی کبھی کبھی اپنی انا کے حصار میں مقتد ہو کر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے مشن پر نکل کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ انسانی زندگی میں ابلاغ عامہ ایک نہایت ہی جاندار اور موثر شعبہ ہے۔ شاعر، ادیب اور صحافی وسیع القلب اور حساس ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی نمود و نمائش سے بالاتر ہو کر عوام کی فلاح و بہبود کے لیے قلم کی طاقت کو استعمال کرنا چاہیے۔ یہی حضرات سیاسی، مذہبی اور سماجی تنظیموں میں غلط کارلوگوں کی ناک میں نکیل ڈال سکتے ہیں اور عوام الناس میں اتحاد و یک جہتی کا ریح ہونے کی استطاعت رکھتے ہیں بشرطیکہ ان کی اپنی صفوں میں اتحاد ہو۔ (پندرہ روزہ شاداب — فروری ۲۰۱۹ء)

نعمت احمد کے قتل کے سلسلے میں

پاکستان انٹرنل سیکورٹس ڈائریکٹوریٹ کے زیر اہتمام ۳۰ جنوری کو ڈومینیکن مشنر لاہور میں نعمت احمد کے قتل کے حوالے سے پیدا شدہ صورت حال پر ایک تقریب ہوئی۔ جس میں نذیر قیصر مدیر "عہد نامہ" مہمان مقرر تھے۔ انہوں نے نعمت احمد کے قتل اور اس کے محرکات پر روشنی ڈالی۔ بعد میں انہوں نے مسجد اقصیٰ پر اپنی نظم سنائی نیز بتایا کہ وہ "رسول اکرم کو نبی برحق" تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے چالیس نعمتیں لکھی ہیں جو عنقریب کتابی صورت میں شائع ہوں گی۔

انٹرنل سیکورٹس ڈائریکٹوریٹ کے وائس پریذیڈنٹ جناب حسن معز الدین اور تقریب کی چیر پرسن ڈاکٹر سعیدہ خاور چشتی نے نذیر قیصر کی رویوں کے تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے

دوقول سے پاکستان کے شریوں میں ہم ۲ ہجری پیدا ہوگی اور نعمت احمر کے قتل جیسے واقعات وقوع پذیر نہ ہوں گے۔

تقریب میں شامل افراد میں رٹائرڈ چیف جسٹس پاکستان جناب انوار الحق اور کارتیاس پاکستان کے ایگزیکٹو سیکرٹری جناب ہریش میسی شامل تھے۔ (پندرہ روزہ شاداب - لاہور، ۲۹ فروری ۱۹۹۲ء)

پاکستان ریلوے میں ریفرنڈم اور مسیحی ملازمین کا مطالبہ

کرچن ریلوے اسپلٹرز یونین کے مرکزی عہدیداروں نے اپنے مشترکہ بیان میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور عدیٹر جان سوترا اور وفاقی وزیر پاکستان ریلوے سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ریلوے میں ہونے والے ریفرنڈم میں بھی ریلوے کے مسیحی ملازمین کے لیے جداگانہ ووٹ کا نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے۔ کیوں کہ مسیحی پاکستانی ہونے کے ناتے سے ملک میں جداگانہ الیکشن لڑتے ہیں۔ انہوں نے ریلوے کے مسیحی ملازمین سے کہا کہ وہ آئندہ الیکشن میں ووٹ کاسٹ نہ کریں۔ (روزنامہ جنگ لاہور، ۵ مارچ ۱۹۹۲ء)

"فار ایسٹ براڈ کاسٹنگ ایسوسی ایشن" کا اردو پروگرام مسلمانوں تک پہنچ رہا ہے

پاکستان میں "فار ایسٹ براڈ کاسٹنگ ایسوسی ایشن" کے مرکز تعلقات عامہ کے کارکن جو سیٹلر سے محروم ہونے والے اردو پروگرام کے بارے میں سامعین کے تاثرات اور رد عمل جاننے پر مامور ہیں، ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے پروگرام کے سامعین کے دلوں میں مسیح کے لیے تبدیلی محسوس کی ہے۔ پروگرام "زندگی کے سنگ" کے لیے کام کرنے والے عملے کو مشکل صورت حال کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس ضمن میں عملے نے تین واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ "ایک سامع چار گھنٹے بس کا تھکا دینے والا سفر کر کے مرکز میں یہ بتانے کے لیے آیا کہ پروگرام نے اسے پریشان کیا ہے۔ ایک دوسرا بھیجا ہوا تحفہ واپس کرنے آیا اور اس نے خفے بھرے لہجے میں بتایا کہ وہ آئندہ کبھی پروگرام نہیں سنے گا۔ ایک اور نوجوان نے کہا کہ اس کے دادا نے اس سلسلے کے پروگرام سننے سے اُسے منع کر دیا ہے۔"

کرچن، بیر الہکی اطلاع کے مطابق "ان مشکل حالات میں عملے نے جس زیرکی سے معاملات کو سنبھالا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ پہلا شخص جو پروگرام کے خلاف احتجاج کی خاطر مقامی رہنماؤں کو اپنا ہم نوا بنانے کے دمکی دینے آیا تھا۔ اپنی دمکی پر عمل کیے بغیر چلا گیا۔ دوسرا شخص جو تحفہ واپس کرنے آیا